از مفتی سید عبد القدوس ترمذی دامت برکاتہم العالیہ

صدر: جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

تاثرات بر رسالہ

" الدر الثمین فی دفاع مولانا محمد امین"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوۃ: احقر نے رسالہ "الدر الثمین فی دفاع مولانا محمد امین" مئولفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم مہتمم باب العلوم کہروڑپکا اول سے آخر تک پڑھا یہ رسالہ مفیدہ بظاہر تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالی کے دفاع اور "البدایۃ والنہایۃ" و "طبرانی" سے ان کی نقل کردہ عبارات کی توضیح و تشریح پر مشتمل ہے لیکن در حقیقت اس رسالہ میں حضرات صحابہ کرام سیدنا حضرت علی سیدنا حضرت معاویہ حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اجمعین کا بھی بہترین دفاع کیا گیا ہے اور اس میں خوارج و نواصب دشمنان صحابہ کرام و اہل بیت عظام و حامیان یزید کا رد بلیغ بھی ہے حضرت مئولف مدظلہم نے بڑی محنت کر کے تاریخی حقائق کی روشنی میں خارجیت کے بڑھتے ہوئے فتنہ کا اس رسالہ نافعہ میں نہ صرف تعاقب فرمایا ہے بلکہ حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع کی آڑ میں حامیان یزید اور اہل بیت کے مخالفین کی تلبیسات کا پردہ چاک کر کے ان کی اصلیت کو بھی واضح کر دیا ہے اسی طرح حضرت مولف علام مدظلہم نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی پیش کردہ عبارات کی تشریح فرما کر ان کے دفاع کا بھی حق ادا کر دیا ہے اللہ تعالی انہیں اس پر بہترین جزا عطا فرمائیں اور ان کی یہ خدمت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ آمین۔

حماک اللہ عن شرالنوائب

جزاک اللہ فی الدارین خیرا

خارجی ٹولہ اہل بیت رضی اللہ عنہم کا مخالف اور یزید کا حامی ہے وہ اپنی خارجیت یزیدیت کو چھپانے کے لیے سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی محبت اور دفاع کا غلط نعرہ لگا رہا ہے ان کا یہ نعرہ "کلمۃ حق اریدبہا الباطل" اور خوارج کے نعرہ "ان الحکم الاللہ" کے مشابہ ہے لیکن افسوس کہ بہت سے سادہ لوح قسم کے حضرات ان کے اس سطحی نعرہ کو حقیقت سمجھ کر ان کے دام تزویر میں پھنس گئے ہیں ان حضرات کو اس کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے:

ان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ

وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

اللہ تعالی انہیں ہدایت عطا فرمائیں اور ہم سب کو مسلک اہل السنت والجماعت پر (جو افراط و تفریط اور رفض بدعت خارجیت یزدیت کے جراثیم سے پاک ہے) چلنے اور قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یزید کے بارہ میں کتاب "البدایۃ والنہایۃ" اور "طبرانی" کے حوالہ سے اپنے رسالہ میں جو دو روایتیں نقل فرمائی ہیں ان سے ان کا مقصد فقط یزید کے کردار کو واضح کرنا ہے ان عبارات کو ان کے سیاق وسباق کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ بالکل بدیہی بات ہے ان کی بنیاد پر حضرت مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ کو سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گستاخ یا ناقد قرار دینا یا انہیں زندیق کہنا سراسر ناانصافی ظلم اور بہتان کی بدترین مثال ہے اس بہتان تراشی پر اہل حق واہل انصاف کو یہی کہہ دینا چاہیے "سبحانک ہذا بہتان عظیم" ایسے لوگ اگر دیدہ دانستہ یہ حرکت نہیں کر رہے ہیں تو کم از کم وہ اس شعر کا مصداق ضرور ہیں:

وکم من عائب قولاصحیحا

و آفتہ من الفہم السقیم

ایسے حضرات اگر واقعۃً معاند نہیں ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ صحیح صورت حال واضح ہو جانے کے بعد علی الاعلان رجوع الی الحق کریں اہل حق کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ جب صحیح بات ان کے سامنے آجاتی ہے وہ اسے فورادل وجان سے قبول کرلیتے ہیں ضد نہیں کرتے اور نہ ہی غلط بات پر جمے رہتے ہیں۔

جن روایات کو حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے پیش فرمایا ہے اگر انہیں صحیح تسلیم کرلیاجائے تب بھی ان کو بنیاد بناکر سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی پر اعتراض کرنایاعلامہ ابن کثیر رحمہ اللہ اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کو حضرت معاویہ کاناقد قراردے کر انہیں خدانخواستہ زندیق کہناہرگز ہرگز صحیح نہیں اس لیے کہ ان عبارات کی صحیح توجیہات وتاویلات اوران کے صحیح محامل موجود ہیں جن کی تفصیلا اس رسالہ ''الدر الثمین'' میں قابل ملاحظہ ہے اوراگر ان روایات کو صحیح نہ مانا جائے جیساکہ دارالعلوم دیوبند اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتاوی میں ہے اور بندہ کارجحان بھی اسی طرف ہے تو یہ شق اور پہلو بھی صحیح ہے اس صورت میں یہی کہاجائے گاکہ یہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ کاتسامح ہے حضرت اوکاڑوی نے اس پر اعتماد کرکے اسے نقل کردیاہے خود وہ اس کی تحقیق نہیں کرسکے لیکن اس کی وجہ سے ان پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کاالزام لگاناکسی طرح صحیح نہیں کیونکہ انہوں نے ان روایات کو یزید کے کردار کے حوالہ سے پیش فرمایا ہے نہ کہ حضرت سیدنامعاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کے طور پر، یزید کافسق چونکہ ان روایات کی صحت پر موقوف نہیں ہے اس لیے اگر یہ روایات صحیح نہ ہوں تب بھی اصل مسئلہ فسق یزید پر کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ اس کا فسق دیگر دلائل سے ثابت ہے۔

ملتان سے احقر کو جناب عبدالواجد صاحب نامی ایک صاحب نے ان عبارات سے متعلق دارالعلوم دیوبند اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے فتاوی ارسال کیے اور کہا کہ بندہ ان کی تائید کرے احقر نے ہر چند انکار کیا کہ یہ اکابر کے فتاوی ہیں ان پر بندہ کی تقریظ و تصدیق کی ہر گز ضرورت نہیں لیکن انہوں نے تائید لکھنے پر اصرار کیا احقر نے ان ان فتاوی میں تحریر کردہ جوابات کو پڑھا تو انہیں سوالات کے مطابق صحیح پایا اس لیے ان کی تائید کر دی جن عبارات پر یہ فتاوی لکھے گئے سوالات میں اس کی وضاحت نہیں کی گئی تھی کہ یہ عبارات کس کی ہیں اور کس کتاب میں ہیں اور نہ ہی مذکورہ بالا فتاوی میں اس سے تعرض تھا اس لیے احقر یہی سمجھا کہ یہ کسی ایسے شخص کی کتاب میں ہیں جو سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نہیں ہے اس لیے احقر نے ان فتاوی کی تائید کی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع میں یہ عبارت لکھی:

"احقر نے جناب عبدالواحد صاحب سکنہ ملتان کا استفتاء اور دارالعلوم دیوبند و جامعہ دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء کا جواب مکمل پڑھا دونوں جوابات نہایت مفصل مدلل اور تحقیقی ہیں ان پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے یہ بالکل حق اور صواب ہیں ان کے دیکھنے سے واضح ہے کہ سوال میں ذکر کردہ دونوں حوالے اس درجہ کے نہیں ہیں کہ ان کی بنا پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی پر اعتراض کیا جائے یا ان کی شان میں اس طرح کی غلط باتیں کہی جائیں۔ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین اور امیر المومنین سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ قطعی جنتی ہیں ان پر اعتراض اور طعن و تشنیع کا کسی کو حق نہیں ہے، ان سب کا تذکرہ خیر اور اچھے انداز سے کرنا ضروری ہے۔ یزید کے کردار کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مطعون کرنا یا ان پر بے جا اعتراض کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ اور اتنی بات بالکل واضح ہے کہ یزید پر جو اعتراض کیے جاتے ہیں اور اس کے کردار کے بارہ

میں جو کچھ کہا جاتا ہے اگر یہ سب کچھ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے علم میں ہوتا تو وہ ہرگز اسے ولی عہد مقرر نہ فرماتے۔وفی ہذا کفایۃ لمن لہ ادنی درایۃ واما التفصیل فہو مذکور فی المطولات"

جب سائل نے ان فتاوی اوراحقر کی اس تصدیق کو حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی مخالفت میں شائع کیا تب معلوم ہوا کہ یہ عبارات حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی کتاب تجلیات صفدر (ج اول ص ۵۱۹وص ۵۲۰) میں ہیں احقر نے سیاق وسباق کی روشنی میں پوری عبارات کو پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ یہ عبارات حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ نے البدایہ وغیرہ سے نقل کی ہیں اوران کا مقصد ان سے یزید کے کردار کو بیان کرنا ہے نہ کہ سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض ۔ چنانچہ بندہ نے اسی وقت اپنی تصدیق و تائید کی وضاحت کر دی کہ بندہ کی اس تحریر کا حضرت اوکاڑوی کی شخصیت سے کوئی تعلق نہیں ہے بندہ انہیں اہل حق علماء دیوبند کا ترجمان سمجھتا ہے انہیں زندیق کہنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔

تجلیات صفدر میں مذکورہ بالا عبارت کے متعلق بندہ کا رجحان اسی طرف ہے کہ کسی صحیح سند سے یہ روایات ثابت نہیں ہیں اوراس بارہ میں دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم کراچی کے فتاوی مذکورہ کی تحقیق صحیح ہے اوراگر بالفرض "البدایہ" اور "طبرانی" کی یہ عبارات صحیح ہوں تب بھی ضروری ہے کہ آیندہ اشاعت سے قبل اس مقام پر حاشیہ لکھ کر ان عبارات کی وضاحت کر دی جائے تا کہ آئندکسی کو اشتباہ نہ ہو اور مخالفین وزائغین بھی اس سے فائدہ نہ اٹھائیں سدا للذرائع اس وضاحت کا ہونا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ مستفتی عبدالواحد صاحب نے سوالات میں جو خیانتیں کی ہیں وہ اوران عبارات کے نقل کرنے سے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے منشاء کی وضاحت سے متعلق اس رسالہ الدرالثمین میں جو وضاحت ہے اسے دارالعلوم دیوبند، دارالعلوم کراچی اور دیگر ارباب فتاوی کی خدمت میں ارسال کرکے ان حضرات کو اصل صورت حال سے مطلع کیا جائے تا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے بارہ میں ان حضرات کی اصل رائے سامنے آجائے اور "دعایۃ کاذبۃ" جھوٹے

پروپے گنڈے کا خاتمہ ہو جائے۔ ہذا ما عندی ولعل عند غیری احسن من ہذا واللہ اعلم۔ فقط

احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہوال سرگودھا

۲۲/ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ